مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب

حضرت مخدومنا و مولانا البنوری رحمہ اللہ

دوشنبہ ۳ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء کی رات کیسی کربناک اور کس قدر مصیبت کی رات تھی کہ اس رات میں دو بزرگ ہستیاں اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے ہمیں داغِ مفارقت دے گئیں۔ اس رات کی صبح کو مدرسہ یعقوبیہ کے استاذ مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہ نے یہ جانکاہ و غم اثر خبر سنائی کہ حضرت مولانا قاری محمد یعقوب صاحب نقشبندی مجددی بانی و مہتمم مدرسہ یعقوبیہ کراچی اس رات کو اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں اور ان کی نماز جنازہ گیارہ بجے مدرسہ اسلامیہ عربیہ دار العلوم لانڈھی میں پڑھی جائے گی اور وہیں دار العلوم ہی کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوگی۔ یہ عاجز محترمی حاجی محمد اعلیٰ صاحب مدظلہ کے ہمراہ دار العلوم لانڈھی پہنچا اور حضرت قاری صاحب کی تدفین میں شرکت کی تو وہاں محترمی الحاج حافظ فرید الدین احمد الوجیہ صاحب مدظلہ العالی نے یہ جانکاہ و غم اندوز المناک خبر سنائی کہ اسی رات کو طلوعِ فجر کے وقت حضرت مخدومنا و مولانا محمد یوسف البنوری الحسینی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ بھی اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس جانگداز المیہ کی اطلاع نے اور زیادہ غمزدہ کر دیا۔ کان اس خبر کو سننے اور دل قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا، لیکن یہ خبر مصدقہ اور ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک تھی، اس لئے سرِ تسلیم خم کرنے اور صبر کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ حضرت قاری صاحب مرحوم کی تدفین سے فارغ ہو کر جب گھر پہنچا اور ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں گیا تو نماز کے بعد امام مسجد نے اعلان کیا کہ حضرت مولانا بنوری صاحب مرحوم کی میت رات کو عشاء کی نماز کے بعد راولپنڈی سے کراچی لائی جائے گی، نماز جنازہ جامع مسجد نیوٹاؤن میں ادا ہوگی اور وہیں مسجد کے پہلو میں آپ کی تدفین ہوگی۔ چنانچہ اس عاجز نے عشاء کی نماز جامع مسجد نیوٹاؤن میں ادا کی، نو بجے کے قریب میت بھی وہاں پہنچ گئی۔ نماز جنازہ سے پہلے حضرت مولانا سعید الرحمٰن مدظلہ العالی نے حضرت مولانا بنوری صاحب مرحوم

کی علالت و وفات کے حالات مختصر طور پر بذریعہ لاؤڈ اسپیکر لوگوں کو بتائے‘ اس کے بعد مسجد کی قبلہ والی جانب میں مسجد سے باہر میدان میں نماز جنازہ کے لئے صفیں بنائی گئیں اور میت کو صفوں کے آگے لاکر رکھا گیا۔

مولانا صاحب موصوف کی وفات کی خبر غم اثر شہر کراچی میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اس لئے مختصر سے وقت میں کسی پبلسٹی کے بغیر ہی آپ کے عقیدت مند ہزاروں لوگ آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے جامع مسجد نیوٹاؤن پہنچ گئے۔ میدان کی جگہ کافی نہ ہونے کی وجہ سے مسجد میں بھی کئی صفیں بن گئیں۔ نماز جنازہ عارف باللہ حضرت مولانا محمد عبدالحیٔ مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت مولانا بنوری صاحب قدس سرہ کی میت کو دارالحدیث کے ہال کمرہ میں لوگوں کو آخری زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ لیکن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ اس وقت نظم و نسق قائم رکھنا دشوار ہوگیا اور تمام لوگوں کے لئے آخری زیارت کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں بہت خلل واقع ہوگیا۔ آخر مجبور ہو کر اس پروگرام کو ختم کر کے آپ کی میت کو دفن کے لئے قبر کی جگہ پر لے جایا گیا۔ اور قبر میں اتارنے کے بعد تمام حاضرین نے منھا خلقناکم وفیھانعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ بطریق مسنون پڑھتے ہوئے مٹی ڈالی اور اس طرح حضرت مولانا موصوف ہمیشہ کے لئے ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئے‘ لیکن خیال کی نظروں میں وہ اب بھی ہمارے سامنے ہر وقت موجود ہیں اور ان کا خیال کبھی بھی ذہن سے دور نہیں ہوتا۔ حضرت مولانا مرحوم کی تدفین جامع مسجد نیوٹاؤن کے دالان کے قریب دائیں جانب خارج از مسجد افتادہ قطع زمین میں واقع ہوئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان وکرم ہے کہ اس عاجز کو بھی مرحوم موصوف کی نماز جنازہ اور دفن کے بعد مٹی ڈالنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ الحمدللہ علی منہ واحسانہ۔

حضرت مولانا بنوری قدس سرہ اپنے علم وعمل اور نیکی وراست گفتاری کے باعث اہل پاکستان‘ بلکہ اہلِ اسلام کے لئے ایک مینارۂ نور تھے‘ ان کی علمی بصیرت وفراست بے مثال تھی‘ اخلاق حسنہ کے بلند معیار پر فائز تھے‘ اخلاقِ نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا ایک جامع نمونہ تھے‘ علومِ نبوی ﷺ کے جس قدر حامل تھے اسی قدر ان پر عامل بھی تھے۔ انمایخشی اللہ من عبادہ العلماء کی صحیح تفسیر اور مکمل مصداق تھے۔ آپ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کے صحیح جانشین اور ارشد تلمیذ تھے۔ بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت اور ہمعصروں کی عزت کرنا آپ کا فطری شعار تھا۔ ناداروں اور غریبوں کی امداد کرنا، دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینا، ایثار و سخاوت، دلجوئی وغمخواری، غرضیکہ تمام اخلاق حسنہ کا آپ مجسم پیکر تھے۔ افسوس صد افسوس کہ علم وعمل اور نیکی و راست بازی کا یہ پیکرِ مجسم اہلِ دنیا سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر آغوشِ لحد میں چلا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس عاجز کو حضرت مولانا بنوری صاحب قدس سرہ سے پہلی مرتبہ غالباً ۱۹۵۳ء میں جناب قاری محمد ادریس صاحب جاپان والے دہلوی کی دعوت میں شرف زیارت حاصل ہوا، اس مجلس میں آپ کے ارشادات و ملفوظات سے فیضیاب ہوکر بڑی مسرت ہوئی اور یہ مجلس اس عاجز کی خوش نصیبی کا باعث بنی۔ اس کے بعد آپ کے وصال تک اس عاجز کو آپ کی خدمت میں دارالعلوم نیوٹاؤن میں حاضر ہوتے رہنے کا شرف اکثر حاصل رہا اور آپ کی عنایات اور علمی وروحانی فیوضات سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملتا رہا۔ حضرت موصوف اس عاجز کے ساتھ اور ہر شخص کے ساتھ نہایت کریمانہ ومشفقانہ سلوک رکھتے تھے، جو شخص ذرا بھی کوئی دینی مثلاً تبلیغِ دین یا تصنیف وتالیف وغیرہ کا شغف رکھتا ہوتا، اس کی بڑی قدر اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ اس عاجز کی تالیف: **عمدۃ الفقہ** کا حصہ دوم کتاب الصلوٰۃ مکمل ہوکر جب طباعت کے لئے دیا گیا اور حضرت مولانا مرحوم سے تقریظ لکھوانے کا ارادہ ہوا تو محترمی حاجی محمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن خاں صاحب مدظلہ کی وساطت سے حضرت مرحوم کی خدمت میں اس امر کی درخواست کی۔ آپ نے فوراً اس کو منظور فرما کر کتاب کا مسودہ مطالعہ فرمانے کے بعد تقریظ لکھ دی۔ جو کتاب مذکور میں طبع ہوچکی ہے۔ آج کل کتاب مذکور کا چوتھا حصہ کتاب الحج زیر تکمیل ہے، اس کے بارے میں اکثر دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کس قدر باقی رہ گیا ہے۔ آپ کی بہت خواہش تھی کہ جلدی طبع ہوجائے، لیکن صد افسوس کہ ان کی زندگی میں تکمیل نہ ہوسکی اور اب یہ کتاب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

آپ حد درجہ سخی بھی تھے، آپ کی سخاوت کے واقعات بکثرت ہیں۔ آپ نے کتاب **معارف السنن** اکثر اہل علم حضرات کو مفت فراہم فرمائی اور اس کو دنیا کمانے کی بجائے ذخیرۂ آخرت بنایا۔ ایک دفعہ یہ عاجز مدرسہ کے دفتر کے کمرے میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ آپ کو معارف السنن کی جلدیں مل چکی ہیں یا نہیں؟ اس عاجز نے عرض کیا کہ: نہیں ملیں، اس وقت تک چار جلدیں چھپ چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ: پہلی جلد تو ہمارے پاس بھی ختم ہوچکی ہے، وہ آپ اور کہیں سے حاصل کرلیں، باقی تین جلدیں ہم دے دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت اسٹاک سے منگوا کر اس عاجز کو عنایت فرمادیں اور فرمایا کہ: ہمارا مقصد اس کی اشاعت سے پیسہ کمانا نہیں ہے، بلکہ دین کی خدمت اور آخرت کا ذخیرہ مقصود ہے۔ (اوکما قال) پہلی جلد اس عاجز کو حضرت مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے عنایت فرمائی جو اس وقت اس مجلس میں تھے اور جب پانچویں اور چھٹی جلد طبع ہوئی تو وہ بھی حضرت مولانا مرحوم نے خود ہی عنایت فرمادی، اس طرح چھ جلد کا سیٹ اس عاجز کے پاس مکمل موجود ہے۔

ایک دفعہ یہ عاجز حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی مدظلہ العالی سے ملنے گیا، انہوں نے فرمایا کہ: آج حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے حلقہ درس میں بیٹھنے کا ارادہ ہے، اس عاجز نے عرض کیا کہ: اجازت

ہوتو میں بھی ساتھ چلوں، تا کہ یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہو جائے، چنانچہ ہم دونوں آپ کی درسگاہ میں داخل ہوئے، آپ بخاری شریف کا درس دے رہے تھے، ہم دونوں کو اپنے قریب بلا کر بٹھالیا، درس سے فارغ ہوکر مزاج پرسی کی اور مختلف مسائل پر اظہار خیال فرمایا، اس وقت کی گفتگو کی ایک بات یاد رہ گئی ہے، وہ غالباً اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا ''بخاری شریف میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب نہیں باندھا اور بغیر باب کے حدیث نقل کی ہے، وہ نماز میں درود شریف پڑھنے کی حدیث ہے، لیکن وجہ معلوم نہیں ہوسکی کہ اس کے لئے باب کیوں نہیں مقرر فرمایا، کیا آپ صاحبان کو اس کے متعلق کچھ معلوم ہے؟''

اس عاجز کے لئے تو یہ بات بالکل نئی تھی، لیکن حضرت مولانا نعمانی صاحب نے بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہا۔ اس کے بعد اپنے دفتر میں تشریف لے آئے اور ہم دونوں کو بھی اپنے ساتھ آنے کے لئے فرمایا، وہاں ہمارے اور حاضرین کے لئے چائے منگوائی اور اپنی ایک قلمی بیاض، جس میں غالباً بخاری شریف کے متعلق اپنی لکھی ہوئی یادداشتیں اور تشریحات عربی میں تھیں، مولانا نعمانی صاحب کو پڑھ کر سناتے رہے اور مولانا نعمانی صاحب داد دیتے رہے، آپ کی مجلس میں زیادہ تر علمی گفتگو ہوتی تھی اور حاضرین کو آپ سے نئی نئی معلومات حاصل ہوتیں اور علم میں اضافہ ہوتا تھا، اس عاجز کے ساتھ خصوصی سلوک فرماتے تھے، جو چھوٹوں پر ان کے بزرگانہ شفقت اور حوصلہ افزائی کرنے کی وجہ سے تھا۔ کچھ عرصہ پہلے اس عاجز نے حصولِ برکت کے لئے حضرت مفتی ولی حسن صاحب کے ذریعہ مکان پر تشریف لانے کی درخواست کی، اگر چہ یہ دعوت بے وقت دی گئی تھی اور حضرت موصوف کا معمول اس وقت کھانا کھانے کا نہیں تھا، اس کے باوجود نہایت خندہ پیشانی سے دعوت کو قبول فرمالیا اور فرمایا: دعوت کو قبول کرنا اور اس میں حاضر ہونا سنت ہے، اگر چہ کھانے میں شامل ہونا سنت ادا ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے۔ آپ بیمار بھی رہتے تھے اور اوپر کی منزل میں آپ کے لئے چڑھنا تکلیف کا باعث بھی تھا، اس کے باوجود تشریف لائے۔ اوپر کی منزل تک پہنچے اور نہایت خوشی کا اظہار فرمایا، دوسرے حضرات کے ساتھ ہماری خوشنودی کے لئے ایک دو لقمے لئے اور مزید کھانے سے معذرت کر کے آخر تک تشریف فرما رہے اور دعائے خیر کر کے تشریف لے گئے۔

جن حضرات کو آپ سے ہر وقت کی وابستگی رہی ہو اور یادداشت بھی اچھی ہو، وہ حضرات ہی حضرت موصوف کے حالات کو اچھی طرح بیان کر سکتے ہیں، اس عاجز نے صرف اس سعادت میں حصہ دار بننے کے لئے یہ چند معروضات اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں عرض کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، ان کی قبر کو نور سے معمور اور سلامتی اور ٹھنڈک والی بنائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ آمین:

خدا رحمت کند ایں بندگانِ پاک طینت را